السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مرد کے لیے بھی عقد نکاح میں ولی کا ہونا شرط یا واجب ہے ،اگر جواب اثبات میں ہو تو کیا مرد کا کوئی بھی قریبی شخص اس کا ولی بن سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مرد کے لیے عقد نکاح کے وقت ولی کا ہونا واجب نہیں ، بلکہ مرد تو خود اپنے نکاح کا ذمہ دار ہے ۔ لیکن عورت عقد نکاح میں ولی کی محتاج ہے ۔ اور اس کا نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"أیما امرأة نُکحت بغیر إذن موالیھا فنکاحھا باطل ثلاث مرات فإن دخل بھا فالمھر لھا بما أصاب منھا فإن تشاجروا فالسلطان ولی من لا ولی لہ"

"جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کا نکاح باطل ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے (پھر اس ممنوع نکاح کے بعد) اگر مرد اس عورت کے ساتھ ہم بستری کر لے تو اس پر مہر کی ادائیگی واجب ہے کہ جس کے بدلے اس نے عورت کی شرمگاہ کو چھوا۔ اگر اولیاء کا آپس میں اختلاف ہو جائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی حکمران ہے ۔" (صحیح : صحیح ابوداود (1835) کتاب النکاح : باب فی الولی ابوداود (2083) احمد (47/6) ترمذی (1102) کتاب النکاح : باب ما جاء لا نکاح الا بولی ابن ماجہ (1879) ابن الجارود (700) دارمی (7/3) دار قطنی (221/3)

لیکن اگر مرد مجنون یا بے عقل اور کم عقل ہو تو اس پر ولی لازم ہوگا اور اگر وہ عقل مند اور سمجھدار ہو تو اس پر کوئی ولی نہیں ہوگا ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 95

محدث فتویٰ